مسلم خواتین اور عیدگاہ

محمد رمضان یوسف سلفی
فیصل آباد

اللہ رب العزت نے مسلمانوں کے لیے سال میں دو دن انتہائی خوشی اور مسرت کے مقرر کیے ہیں ایک دن تو عید الفطر کا ہے جسے مسلمان اپنے اللہ کی رضا اور خوشنودی کے لیے ماہ صیام کے پورے مہینے کے روزے رکھ کر مہینہ گزرنے کے بعد یکم شوال کو عید مناتے ہیں۔ اور دوسرا خوشی کا دن دس ذی الحجہ کا ہے جسے مسلمان اپنے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت پر عمل پیرا ہوتے ہوئے اپنے قربانی کے جانوروں کو اللہ کی راہ میں قربان کرتے ہوئے مناتے ہیں۔ مسلمان اپنے ان دونوں خوشی کے مواقع پر الصبح طلوع آفتاب کے کچھ دیر بعد میدان عید میں حاضر ہو کر اللہ غفور ورحیم کے آگے سجدہ ریز ہو کر اپنے گناہوں کی بخشش طلب کرتے ہوئے اپنی مسرت وشادمانی کا آغاز کرتے ہیں۔ نماز عیدین میں سب مسلمانوں کا حاضر ہونا ضروری ہے۔ حتیٰ کہ عورتوں کے لیے بھی میدان عید میں حاضر ہونے کے لیے نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام نے بڑی تاکید فرمائی ہے۔ موجودہ دور میں بعض لوگ عورتوں کے عیدگاہ جانے پر طرح طرح کے حیلے بہانے تراشتے ہیں۔ اور بعض تو اپنے گھر کی خواتین کو عیدگاہ جانے پر بڑی سختی سے منع کرتے ہیں۔ اور بعض غیر اہلحدیث عورتیں مالی فوائد کی غرض سے اپنے گھر میں ہی عورتوں کے لیے نماز عید کا اہتمام کر کے محلے کی خواتین کو نماز عیدین پڑھا دیتی ہیں۔ حالانکہ اب تو اہلحدیث کی دیکھا دیکھی بریلوی اور دیوبندی حنفی بھی عورتوں کے لیے نماز عیدین کا اہتمام کرنے لگے ہیں۔ پھر کتب احادیث میں عورتوں کے عیدگاہ جانے سے متعلق روایات کثرت سے ملتی ہیں۔ بلکہ یہاں تک ہے کہ اگر عورت کسی عذر کے باعث نماز نہ پڑھ سکے تو وہ مسلمانوں کی دعا میں شامل ہونے کے لیے عیدگاہ ضرور جائے۔ مسئلے کی وضاحت کے لیے چند احادیث پیش کی جاتی ہیں اور وہ دوست جو نبی علیہ الصلوۃ والسلام کے مبارک فرامین کے مقابل اپنے ائمہ کے اقوال کو ترجیح دیتے ہیں ان کی خدمت میں فقط اتنا ہی عرض ہے کہ

ہوتے ہوئے مصطفےٰ ﷺ کی گرفتار
مت دیکھ کسی کا قول وکردار

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حکم دیا ہم کو رسول اللہ ﷺ نے کہ لے جائیں ہم عید فطر اور عید قربان میں کنواری جوان لڑکیوں کو اور حیض والیوں کو اور پردہ والیوں کو۔ سو حیض والیاں علیحدہ رہیں نماز کی جگہ سے اور حاضر ہوں اس کار خیر میں اور مسلمانوں کی دعا میں۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم میں سے کسی کے پاس چادر نہیں ہوتی آپ ﷺ نے فرمایا کہ اڑھا دے بہن اُس کی اپنی چادر (صحیح مسلم جلد دوئم ص 377)

اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں باب باندھا ہے کہ اذا لم یکن لها جلباب في العيد "اگر کسی عورت کے پاس دوپٹہ (یا چادر) نہ ہو عید میں"۔ آگے پھر امام صاحب نے روایت نقل کی ہے جس میں عورتوں کی

طرف سے عرض کیا گیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ کیا اگر ہم میں کسی عورت کے پاس دوپٹہ یا چادر نہ ہو تو کچھ قباحت تو نہیں اگر وہ عید کے دن نہ نکلے؟ آپ ﷺ نے فرمایا اس کی ہم جولی اپنی چادر یا دوپٹہ اس کو پہنا دے۔ اور عورتوں کو لازم ہے کہ ثواب کے کام میں حاضر ہوں اور مسلمانوں کی دعا میں شریک ہوں۔ (بخاری جلد اول ص 598)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ **ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یخرج بناتہ ونساء فی العیدین** (ابن ماجہ جلد اول ص 645) نبی کریم ﷺ اپنی صاحبزادیوں اور بیویوں کو عیدگاہ لے کر جاتے تھے۔ ام عطیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب مدینے میں تشریف لائے تو آپ ﷺ نے انصار کی عورتوں کو ایک گھر میں جمع کیا اور عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو ان کے پاس بھیجا' وہ دروازے پر کھڑے ہوئے اور عورتوں کو سلام کیا۔ انہوں نے جواب دیا بعد اس کے کہا میں رسول اللہ ﷺ کا بھیجا ہوا تمہارے پاس آیا ہوں اور حکم کیا ہم کو عیدین میں حائضہ عورتوں اور کنواری عورتوں کے لے جانے کا۔ اور جمعہ ہم پر نہیں ہے اور منع کیا ہم کو جنازوں کے ساتھ جانے سے (ابوداؤد جلد اول ص 428) ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی خطبہ سے پہلے اور خیال کیا کہ آپ ﷺ کا خطبہ عورتوں نے نے نہیں سُنا۔ پھر آپ ﷺ ان کے پاس آئے اور ان کو نصیحت کی اور صدقہ کا حکم دیا اور بلال رضی اللہ عنہ اپنا کپڑا پھیلائے ہوئے تھے اور عورتوں میں سے کوئی انگوٹھی ڈالتی اور کوئی چھلا اور کوئی اور کچھ۔ (مسلم جلد دوئم ص 334) ان احادیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ عورتیں عیدگاہ میں ضرور جائیں اور عہد رسالت میں عورتیں عیدگاہ جاتی تھیں۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ **انھما قال حق علی کل ذات نطاق الخروج الی العیدین** (حاشیہ شرح عمدۃ الاحکام جلد نمبر 2 ص 134) ہر عورت پر عیدگاہ جانا لازم ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ حجۃ اللہ میں فرماتے ہیں کہ شعار اللہ کا اظہار بلند کرنا چونکہ عیدین کی غرض ہے اس لیے **استحب خروج الجمیع حتی الصبیان والنساء** سب بچوں اور عورتوں کو جانا چاہیے"۔

حنفی مسلک: اگرچہ عام فقہا حنفیہ وغیرہ نے عورتوں کو عیدگاہ جانے سے روکا ہے لیکن محققین علماء اس کے قائل ہیں۔ چنانچہ مولانا انور شاہ کاشمیریؒ فرماتے ہیں **اصل مذھبنا جواز خروج النسوان الی العیدین** (العرف الشذی ص 118، حاشیہ جامع ترمذی) "ہمارا اصل مذہب تو یہی ہے کہ عورتیں عیدگاہ جاسکتی ہیں"۔

نیکی ضائع گناہ لازم: نبی علیہ السلام کے فرامین کی روشنی میں عورتوں کو عیدگاہ جانا ضروری تو ہے لیکن یہ بھی پیش نگاہ رہے کہ عورتوں کو بن سنور کر بھڑکیلا لباس زیب تن کر کے بے پردہ ہو کر تیز خوشبو لگا کر عیدگاہ جانا مناسب نہیں۔ اس سے وہ نا صرف یہ کہ کسی فتنہ میں مبتلا ہوں بلکہ اس سے نیکی ضائع اور گناہ لازم ہے۔ لہٰذا میں اپنی معزز مسلمان بہنوں سے گزارش کروں گا کہ وہ عید کی نماز اور دعا میں شرکت کے لیے عیدگاہ ضرور جائیں لیکن باپردہ ہو کر اسلامی تعلیم اور احکامات کے دائرے میں رہتے ہوئے اسی میں ان کی عزت وآبرو کا راز پنہاں ہے۔ امام ابن کثیرؒ نے ترمذی کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ اپنی زینت کو غیر جگہ ظاہر کرنے والی عورت کی مثال قیامت کے اس اندھیرے جیسی ہے کہ جس میں نور نہ ہو۔ (تفسیر ابن کثیر جلد 3 ص 504)